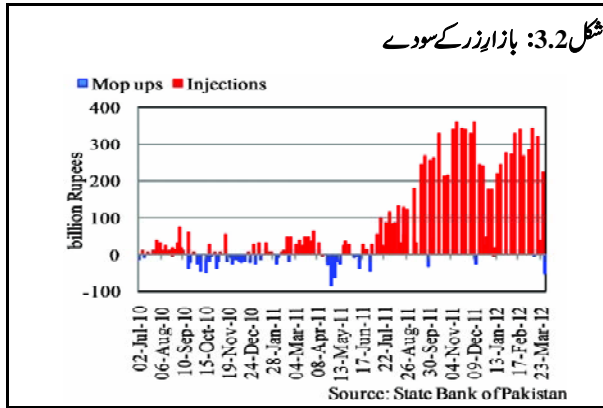
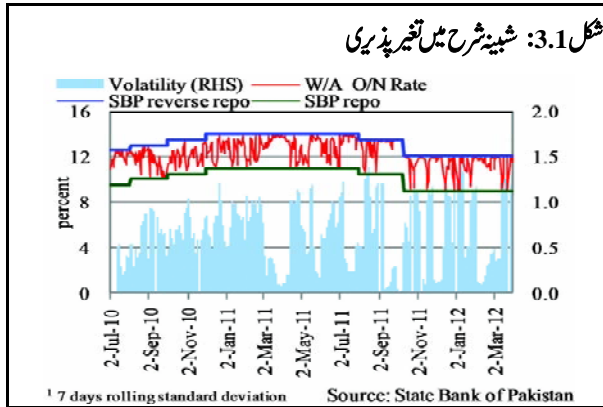


3 گرائی وزری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ



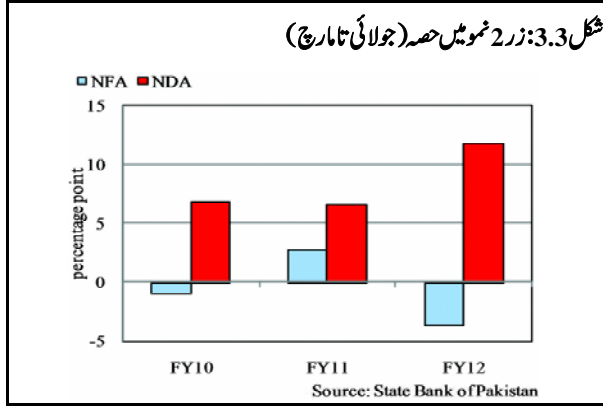
جولائی تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران بیرونی کھاتے پر دباؤ اور مرکزی بینک سے حکومت کی بڑھتی ہوئی قرض گیری کے باوجود مرکزی بینک نے پالیسی ریٹ کو اکتوبر 2011ء میں کمی کے بعد برقرار رکھا ہوا ہے۔ اس 12ء میں گرائی 12 فیصد کے ہدف سے کم رہنے کی جوابدہائی علامات سامنے آئی تھیں انہوں نے اس پالیسی موقف کو برقرار رکھنے میں مدد دی۔ اسٹیٹ بینک کو امید تھی کہ حکومت مالیات پر کچھ قابو پائے گی اور شرح مبادلہ میں تھوڑی بہت چلک کے ساتھ بیرونی کھاتے پر دباؤ سے نمٹنا ممکن ہوگا۔

تاہم زری انتظام کافی دشوار ثابت ہوا، بیرونی خسارے کی وجہ سے ملکی سیالیت سکڑ گئی جبکہ فنڈز کے لیے حکومت کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے منڈی میں روپے کی سیالیت کو مزید کم کر دیا۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے بازار زر کے سودوں کے ذریعے

سیالیت کے مستقل ادخال کے باوجود گزشتہ دوسہ ماہوں کے دوران ہر وزن اوسط شبیہ شرح بدستور تغیر پذیر رہا (شکل 3.1 اور شکل 3.2)۔

فنڈز کے لیے حکومتی ضرورت کے حجم کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ بینک امانتوں میں نمو اور نجی شعبے کے قرضوں کی کم طلب⁵⁶ کے باوجود سیالیت میں معاونت کے لیے اسٹیٹ بینک کی ضرورت پڑی۔ جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران حکومت نے کمرشل بینکوں سے 343.7 ارب روپے (گردشی قرضے کے تصفیے کے لیے ایڈجسٹمنٹ کے بعد) قرضہ لیا جبکہ م 11ء کے اسی عرصے کے دوران 332.8 ارب روپے لیے تھے۔

⁵⁶ جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران بینکوں کی امانتوں میں 7.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 7.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔



چنانچہ ظاہر ہے، بینکوں نے سرمایہ کاری میں نجی شعبے کو مالکاری دینے میں دلچسپی نہیں لی۔

حکومت نے صرف کمرشل بینکوں ہی سے قرض گیری نہیں کی بلکہ جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے بھی 199.1 ارب روپے قرضے لیے، نتیجتاً وہ م س 12ء کی تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے صفر قرض گیری کے وعدے پر قائم نہ رہ سکی جس کا اسٹیٹ بینک کے ترمیم شدہ

ایکٹ 2012ء اور اسٹیٹ بینک کے زر پالیسی اعلانات میں بار بار ذکر کیا گیا تھا۔⁵⁷

بینکوں سے قرض گیری پر بھاری انحصار کی وجہ تھی کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت متوقع رقوم اور تھری جی لائسنس کی نیلامی سے آمدنی نہ ہو سکی جبکہ پی ٹی سی ایل کی نج کاری کے بقایا جات بھی اب تک نہیں مل سکے ہیں۔ اس صورتحال میں اگر اسٹیٹ بینک منڈی کو سیالیت کی مدد ختم کر دیتا تو حکومتی قرض گیری کا بوجھ کمرشل بینکوں سے اتر کر اسٹیٹ بینک پر آ پڑتا۔⁵⁸ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ معاملات مالیاتی کھاتے میں ساختی کمزوریوں کی عکاسی کرتے ہیں، جن کے لیے ایسی قابل اعتماد حکمت عملی کی ضرورت ہے جو مالیاتی خسارہ کم کرے یا بیرونی مالکاری کو ترغیب دے۔

3.2 زر مجموعے

بیرونی اور مالیاتی کھاتوں پر مسلسل دباؤ نے زر مجموعوں کی نمو پر بھی اثرات مرتب کیے تھے۔ گزشتہ مالی سال جولائی تا مارچ کے دوران رسد زر میں نمونیں ملکی اور بیرونی دونوں اثاثوں کا حصہ تھا، تاہم رواں سال اس عرصے کے دوران صورتحال برعکس رہی اور زر کی 8.1 فیصد نموساری کی ساری ملکی ذرائع سے ہوئی جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر استعمال ہونے کی وجہ سے بیرونی اثاثے منڈی کی سیالیت کی مسلسل نکاسی کرتے رہے (شکل 3.3)۔

خالص بیرونی اثاثے

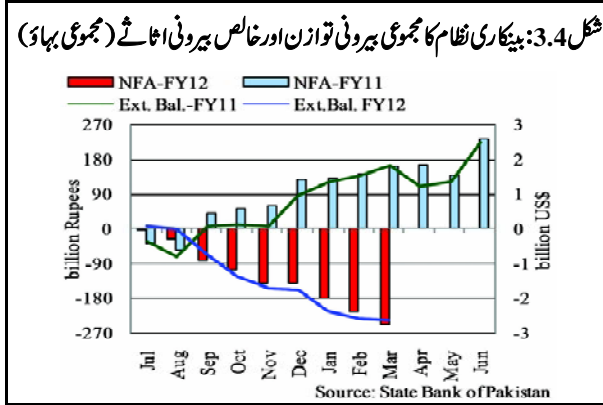
بیرونی کھاتے پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران مسلسل گھٹتے رہے (شکل 3.4)۔ مجموعی طور پر خالص بیرونی اثاثوں میں 244.4 ارب روپے کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 162.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں پر دباؤ زیادہ رہا۔

اسٹیٹ بینک نے بیرونی کھاتے کی صورتحال سے شرح مبادلہ میں ہونے والے اضافی اتار چڑھاؤ کو قابو کیا۔⁵⁹ خصوصاً جولائی تا مارچ م س

57 تفصیلات کے لیے مالیاتی شعبے پر کیٹن دیکھئے۔

58 یہ بات اہم ہے کہ اسٹیٹ بینک کی طرف سے سیالیت کی عارضی اعانت توسیعی مدت تک جاری رکھنا گرائی کی مالکاری کے مترادف ہے تاہم سیالیت کے قلیل مدتی مسئلے کو کم کر کے اسٹیٹ بینک نے کمرشل بینکوں سے قرض گیری کی سہولت دی۔ حالیہ عرصے میں بازار زر کے سودوں کے بڑھے ہوئے حجم سے یہ بات واضح ہے۔

59 مزید تفصیلات کے لیے باب 5 بیرونی کھاتے دیکھئے۔



12ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے 275 ملین ڈالر خالص زرمبادلہ فراہم کیا جبکہ گزشتہ سال 2850 ملین ڈالر کی خالص خریداری کی تھی (جدول 3.1)۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 200.1 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جو مئی 11ء کی اسی مدت کے دوران 169 ارب روپے اضافے کے بالکل برعکس ہے۔

خالص ملکی اثاثے

جدول 3.1: بازار مبادلہ میں خالص مداخلت		
ملین امریکی ڈالر		
مئی 12ء	مئی 11ء	
600	225	پہلی سرمایہ
-275	1225	دوسری سرمایہ
-600	1400	تیسری سرمایہ
-275	2850	جولائی تا مارچ
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں 13.4 فیصد اضافہ دیکھا گیا جبکہ گزشتہ سال یہ اضافہ 7.3 فیصد تھا (جدول 3.2)۔ خالص ملکی اثاثوں میں اس اضافے کی بڑی وجہ میزانیہ قرض گیری کے علاوہ اجناسی قرضوں کی پست واپسی تھی۔ بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں پر اثر انداز اہم عوامل کا تجزیہ ذیل میں کیا گیا ہے۔

میزانیہ اعانت کے لیے حکومتی قرض گیری

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے مالکاری کا بوجھ، بیرونی رقوم نہ ملنے کی وجہ سے ملکی وسائل پر آ پڑا۔ چونکہ قرض گیری کے غیر بینک ذرائع پر حکومت کا کنٹرول محدود ہے، چنانچہ پورے کا پورا بوجھ بینکوں پر آ گیا۔ نتیجتاً بینکوں سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری زیر جائزہ مدت کے دوران بڑھ کر 932.8 ارب روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔ زیادہ تر قرض گیری کمرشل بینکوں سے کی گئی تاہم حکومت نے قرض گیری کے لیے اسٹیٹ بینک سے بھی رجوع کیا جو گرانی بڑھانے کا راستہ ہے (جدول 3.2)۔

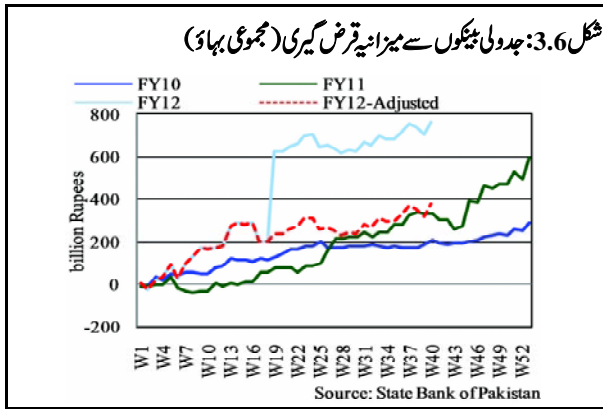
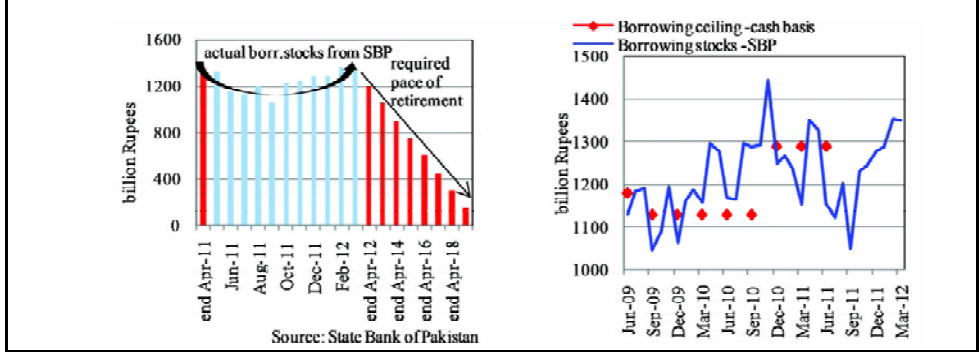
مجموعی معیشت کے لیے خسارے کی تسکین کے خطرناک نتائج کے پیش نظر مارچ 2012ء میں قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں قانون ساز اداروں نے، مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری محدود کرنے کی منظوری دی۔ اسٹیٹ بینک کے ایکٹ میں ایک نیا سیکشن متعارف کیا گیا جس میں کہا گیا کہ: (1) اسٹیٹ بینک سے وفاقی حکومت کی قرض گیری ہر سہ ماہی کے اختتام پر صفر پر لانی چاہیے، (2) حکومتی قرض گیری کا 30 اپریل 2011ء تک کا واجب الادا اسٹاک 8 برس کے اندر ادا کیا جائے گا، اور (3) اگر وفاقی حکومت نے قرض گیری کی سہ ماہی حد کی خلاف ورزی کی تو وزیر خزانہ پارلیمنٹ کو اس کی تفصیلی وضاحت دیں گے۔

جدول 3.2: زری مجموعے میں تبدیلیاں						
بہاؤ ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں						
م 12ء			م 11ء			
جولائی تا مارچ	جنوری تا مارچ	جولائی تا دسمبر	جولائی تا مارچ	جنوری تا مارچ	جولائی تا دسمبر	
545.4	166.0	379.4	542.8	24.4	518.4	زری (زر)
8.1	2.3	5.7	9.4	0.4	9.0	زری 2 نمونہ
-244.4	-104.5	-139.9	162.5	35.7	126.8	خالص بیرونی اثاثے
-31.3	-16.3	-17.9	29.8	5.3	23.2	خالص بیرونی اثاثوں میں نمو
-200.1	-77.4	-122.6	169.0	64.8	104.2	اسٹیٹ بینک
-44.3	-27.0	-17.3	-6.5	-29.0	22.5	جدولی بینک
789.8	270.5	519.3	380.3	-11.3	391.7	خالص ملکی اثاثے
13.4	4.2	8.8	7.3	-0.2	7.5	خالص ملکی اثاثوں میں نمو
381.2	143.6	237.6	91.7	-38.7	130.5	اسٹیٹ بینک
408.6	126.9	281.7	288.6	27.4	261.2	جدولی بینک
جس میں شامل ہیں:						
840.6	148.7	691.9	200.2	-61.0	261.2	حکومتی قرض گیری
932.8	176.7	756.0	318.0	9.5	308.5	میزانیہ اعانت کے لیے
199.1	81.8	117.3	-14.8	-107.2	92.4	اسٹیٹ بینک
733.7	95.0	638.7	332.8	116.7	216.1	جدولی بینک
-92.9	-29.4	-63.5	-121.6	-71.7	-49.9	اجتناسی سرگرمیاں
56.8	144.2	-87.3	259.8	79.9	179.9	غیر سرکاری شعبہ
200.5	7.0	193.5	229.8	66.5	163.4	محلی شعبے کو قرضے
-144.3	137.2	-281.5	29.6	13.9	15.7	پی ایس ایز کو قرضے
-107.7	-22.4	-85.3	-79.7	-30.3	-49.4	دیگر اشیاء منہا کر کے
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری پر یہ پابندیاں بالکل نئی ہرگز نہیں ہیں۔ ماضی میں بھی حکومت نے قرض گیری کو متفقہ حدود میں رکھنے کے اسٹیٹ بینک سے وعدے کیے تھے جو کہ اکثر آئی ایم ایف پروگرام کا حصہ تھے (شکل 3.5 الف)۔ اس مرتبہ حکومت نے ان حدود کو خود اسٹیٹ بینک کے ایکٹ کا حصہ بنادیا ہے۔ اگرچہ حالیہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت مارچ میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حد کو پورا نہیں کر سکتی تاہم ہم امید کرتے ہیں کہ جب حکومت اپنے وعدے من و عن پورے کرے گی تو صورتحال میں بہتری آئے گی۔

واجب الادا قرض اسٹیٹ بینک کو واپس کرنے کے حوالے سے حکومت کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے ہر سال 150 ارب روپے واپس کرنے ہیں، اور اس کے لیے یہ شرط بھی قبول کرنی پڑے گی کہ حکومت اگلے 8 برس تک اسٹیٹ بینک سے کوئی قرض گیری نہیں کرے گی (شکل 3.5 ب)۔ یہ ہدف حاصل کرنے کے لیے حکومتی اخراجات میں سخت نظم و ضبط لانا ہوگا اور ٹیکس محاصل میں اضافے کے لیے متفقہ کوششوں کی ضرورت ہوگی۔

شکل 3.5: الف: اسٹیٹ بینک سے خالص میزانیہ قرض گیری کا اسٹاک
شکل 3.5: ب: حکومت کی اسٹیٹ بینک سے اصل بمقابلہ مطلوبہ قرض گیری کی رفتار



اسٹیٹ بینک کے علاوہ کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران 733.7 ارب روپے تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال کے مقابلے میں دو گنی سے بھی زائد ہے۔ اس قرض گیری کا بڑا حصہ م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں گردش قرضے کے جزوی تصفیے کے لیے کی جانے والی ایک بارگی ادائیگی میں استعمال ہوا تھا۔⁶⁰ اس ایک بارگی ادائیگی کو منہا کر کے دیکھا جائے تو کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری 343.7 ارب

روپے رہی جو کہ گذشتہ سال کے 332.8 ارب روپے سے معمولی سی زیادہ ہے (شکل 3.6)۔

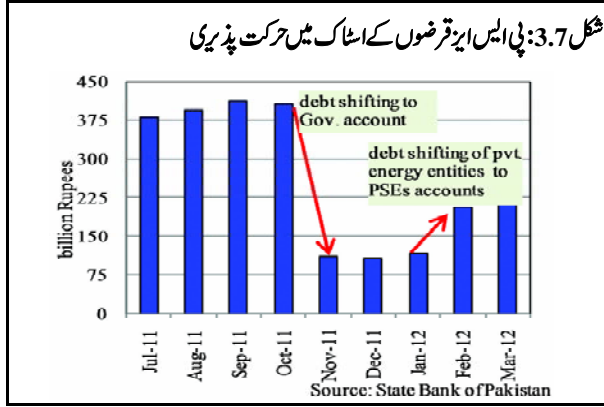
سرکاری اداروں کو قرضے

گردشی قرضوں کے جزوی تصفیے سے سرکاری شعبے کے اداروں کے واجب الادا قرضوں میں تیزی سے کمی آئی اور مزید قرضوں کے لیے گنجائش بنی۔ مزید برآں اس سے نجی شعبے پر سازگار اثر پڑا، نقد رقم کی قلت میں مبتلا نجی شعبے کے توانائی کے اداروں سے 93.4 ارب روپے کے واجبات فروری 2012ء میں سرکاری شعبے کے اداروں (پاور ہولڈنگ کمپنی) کو منتقل ہو گئے۔ نتیجتاً م 12ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضے 137.2 ارب روپے ہو گئے (شکل 3.7) جبکہ جولائی تا مارچ م 12ء کے مجموعی اعداد و شمار سرکاری شعبے کے اداروں کی قرض گیری میں 144.3 ارب روپے کی خالص کمی ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال اس عرصے کے دوران 29.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

اجناسی مالکاری

جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران اجناسی قرضوں کی 92.9 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی جبکہ گذشتہ سال 121.6 ارب روپے واپس ہوئے

⁶⁰ تفصیلات کے لیے م 12ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ دیکھئے۔



تھے۔ گندم کی مالکاری کے تحت قرضوں کی کم واپسی ہوئی جبکہ چینی اور کھاد کی خریداری کے لیے اضافی قرض گیری کی بنا پر قرضوں کی وہ واپسی پست رہی جو عموماً ہر سال جولائی تا مارچ میں نظر آتی ہے۔

مزید برآں گندم کے اگلے سیزن کے لیے حکومت نے نہ صرف خریداری کا ہدف بڑھا دیا ہے بلکہ گندم کی امدادی قیمت 950 روپے سے بڑھا کر 1,050 روپے فی 40 کلوگرام کر دی ہے۔ اس طرح

خریداری کے رواں سیزن میں اضافی 202.1 ارب روپے کے قرضوں کی ضرورت ہوگی (جدول 3.3)، تاہم م س 10ء اور م س 11ء میں خریداری کے ہدف اور اصل خریداری کے درمیان فرق کو دیکھتے ہوئے توقع ہے کہ قرض گیری کی اصل ضروریات کم رہیں گی۔⁶¹

جدول 3.3: گندم کی خریداری کے کاروبار میں سرکاری ایجنسیوں کی شرکت									
مقداری اہداف			مطلوبہ مالکاری*		اصل خریداری		اصل مالکاری		خریداری کرنے والی ایجنسیاں
ملین ٹن			ارب روپے		ملین ٹن		ارب روپے		
م س 10ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 10ء	م س 11ء	م س 10ء	م س 11ء	م س 10ء	م س 11ء	
4.0	3.5	4.0	95.0	83.1	105.0	3.72	83.9	68.7	پنجاب
1.5	1.3	1.3	35.6	30.9	34.1	1.497	34.0	31.2	سندھ
0.1	0.07	0.1	2.4	1.7	2.6	0.068	1.0	0.0	بلوچستان
0.3	0.4	0.3	7.1	9.5	7.9	0.3	7.1	4.5	خیبر پختونخوا
1.6	1.5	2.0	38.0	35.6	52.5	1.127	21.7	28.6	پاکستان
7.5	6.8	7.7	178.1	160.8	202.1	6.7	147.8	133.0	کل
* امدادی قیمت اور دستیاب ہدف پر مبنی									
ماخذ: بینک دولت پاکستان									

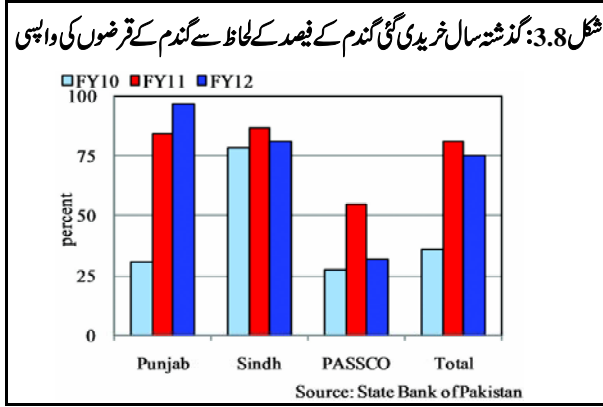
ایجنسی کی سطح کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب کے محکمہ خوراک نے گزشتہ خریداری کے سیزن میں لیے گئے تقریباً 100 فیصد قرضہ واپس کر دیا ہے۔⁶² دوسری جانب سندھ کا محکمہ خوراک اور پاکستان پینے و اجبات کا معقول حصہ بھی واپس نہیں کر سکے ہیں جو خریداری کے اگلے سیزن میں ان کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا ہے (شکل 3.8)۔

نجی شعبے کے قرضے

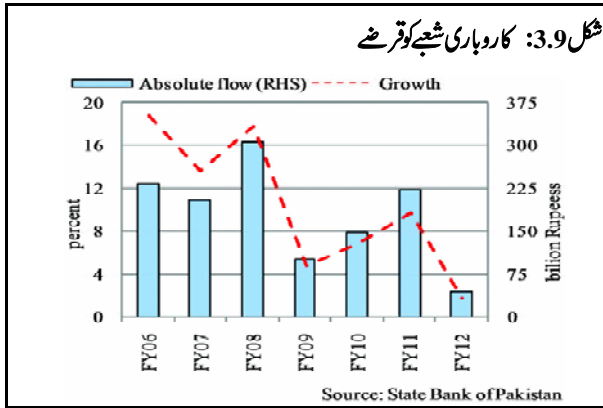
اکتوبر 2011ء میں پالیسی ریٹ میں کمی کے بعد قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود گرنے کے باوجود جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران نجی شعبے

⁶¹ یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ رواں سال گندم کی خریداری کے لیے کمرشل بینکوں کا کنسوڈیم 175 ارب روپے فراہم کرنے پر رضامند ہوا ہے۔

⁶² تاہم پنجاب کے محکمہ خوراک کے پاس 2 میٹرک ٹن سے زائد گندم کا اسٹاک ہے اور گندم کا 121 ارب روپے کا واجب الادا قرضہ ہے۔



کے قرضے کم ہو کر 6.4 فیصد رہ گئے جبکہ گزشتہ سال 7.6 فیصد رہے تھے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں نجی کاروباری قرضے 1.8 فیصد کی معمولی شرح سے بڑھے جو گزشتہ دس برسوں میں پست ترین شرح نمو ہے (شکل 3.9)۔ زمرے کے لحاظ سے قرضوں کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران پیشتر کی جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں میں واقع ہوئی جبکہ اس عرصے کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بحالی دیکھی گئی (جدول 3.4)۔



اشیا سازی کے اداروں کو قرضے

مایوس کن رہے:

جولائی تا مارچ م س 12ء میں شعبہ اشیا سازی کے قرضے گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں تیزی سے کم ہو گئے۔ قرضوں میں یہ کمی وسیع البہنا تھی کیونکہ ٹیکسٹائل، چینی، چاول، سینٹ، مشینری و آلات جیسی اہم صنعتیں متاثر ہوئیں (جدول 3.5)۔

جدول 3.4: کاروباری شعبے کے قرضوں میں بہاؤ								
ارب روپے								
جولائی تا مارچ		تیسری سرمایہ		دوسری سرمایہ		تہی سرمایہ		
م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	
42.9	222.1	-43.2	31.9	181.3	220.6	-95.3	-30.4	کاروباری شعبے کے قرضے
37.2	156.2	-62.3	24.9	145.7	164.0	-46.2	-32.7	جاری سرمایہ
22.0	125.4	22.8	52.4	70.1	107.6	-70.8	-34.6	موبی مالکاری
5.7	19.9	-6.4	-2.0	22.8	26.4	-10.7	-4.5	چاول
4.8	53.0	45.0	68.9	-4.8	11.5	-35.4	-27.4	چینی
11.5	52.5	-15.8	-14.5	52.1	69.6	-24.7	-2.7	کپاس
12.2	0.6	20.6	-7.5	14.0	12.9	-22.4	-4.8	معینہ سرمایہ کاری
-6.4	64.9	-1.4	14.1	21.7	43.7	-26.8	7.1	تجارتی مالکاری
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

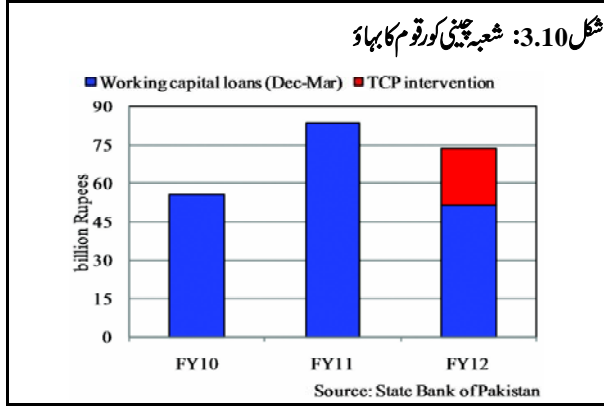
جدول 3.5: اشیا سازی کے قرضوں میں کمی کے ذرائع (جولائی تا مارچ)					
ارب روپے					
م 12ء	م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
65.0	205.3	95.0	88.4	193.1	مجموعی اشیا سازی
22.8	82.4	44.3	33.5	23.4	غذائی مصنوعات و مشروبات
7.5	17.7	16.5	13.7	19.8	چاول کی پروسیسنگ
8.8	62.0	29.7	17.2	4.0	چینی
16.4	105.5	32.9	1.4	94.2	ٹیکسٹائل
16.4	93.9	31.1	2.0	71.8	اسپننگ، ویونگ اور ٹیکسٹائل کی فینیشنگ
15.8	52.5	19.6	9.1	41.8	اسپننگ
-0.3	25.9	6.7	-5.7	13.6	ویونگ
0.9	15.5	4.7	-1.4	16.5	فینیشنگ
8.8	2.0	2.2	5.5	15.6	لوک اور کشید شدہ پیرولم مصنوعات
9.7	-2.1	14.3	26.0	17.3	کیمیکلز اور کیمیکل مصنوعات
8.8	-0.9	9.8	22.2	7.1	کھاد
-8.0	4.3	-0.2	10.2	3.8	غیر دھاتی معدنی مصنوعات
-11.0	4.7	-0.3	8.1	2.3	سیمنٹ
7.9	1.0	-2.0	-3.3	3.8	بنیادی دھاتیں
0.8	4.0	1.8	-0.7	3.2	مشینری و آلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

رواں سال ٹیکسٹائل شعبے نے خاصے قرضے واپس کیے، کپاس کی قیمتیں پست رہیں اور برآمدی کارکردگی بھی کمزور ہونے کی وجہ سے قرضوں کی طلب سست رہی۔ سیمنٹ کی خردہ قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے سبب اس صنعت کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا جس سے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کم ہو گئی۔

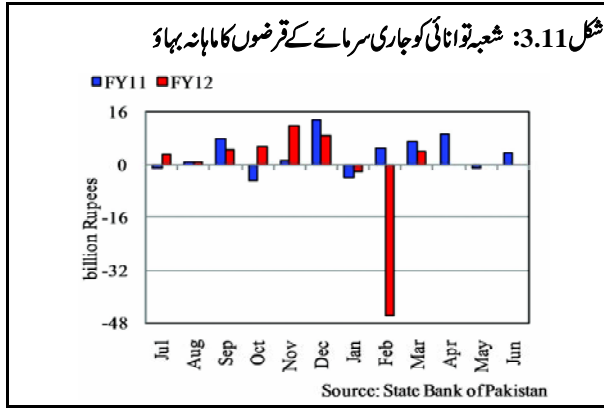
حکومتی مداخلت نے جاری سرمائے کی ضروریات کو تبدیل کر دیا:

جولائی تا مارچ م 12ء کے دوران حکومت نے کھاد اور چینی کے شعبوں میں خاصی مداخلت کی جس سے ان شعبوں کو قرضوں کے بہاؤ پر اثر پڑا۔ دسمبر تا مارچ م 12ء کے دوران چینی کی صنعت کو جاری سرمائے کا موسمی بہاؤ 51.6 ارب روپے رہا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران یہ 83.5 ارب روپے تھا۔ چینی کی مقامی قیمتیں پست ہونے کی وجہ سے شوگر مل مالکان اپنا اسٹاک فروخت کرنے کو تیار نہ تھے چنانچہ انہیں قرضے کی زیادہ ضرورت بھی نہیں پڑی۔

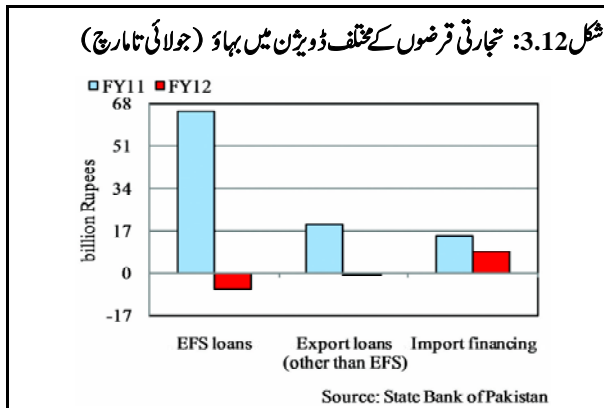
مزید برآں گنے کی کچل کاری میں بھی تاخیر ہوئی۔ اس کی تلافی کے لیے حکومت نے منڈی میں مداخلت کی اور ٹی سی پی کے ذریعے 4.75 ملین ٹن چینی خرید لی۔ اس سے نہ صرف منڈی کی قیمتوں میں استحکام آیا بلکہ صنعت کی نقد رقم کے بہاؤ میں بھی بہتری آئی (شکل 3.10)۔



ادھر یورپا درآمد کرنے کے سرکاری فیصلے سے صنعت کی جاری سرمائے کی ضروریات بڑھ گئیں۔ درآمد شدہ 1.45 ملین ٹن یورپا کی رعایتی نرخوں پر دستیابی کے باعث ملک میں یورپا کی رسد بڑھ گئی اور کھاد ساز کمپنیاں اپنی ملکی مصنوعات منڈی میں فروخت نہ کر سکیں۔ اس سے ان کمپنیوں میں قلیل مدتی قرضوں کی طلب پیدا ہوئی۔

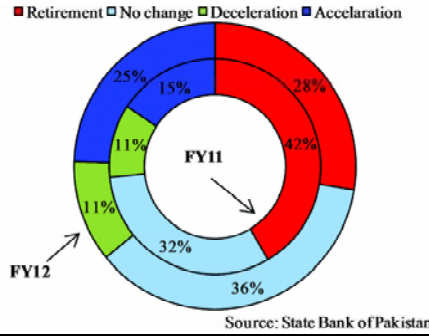


بجلی کے نجی اداروں کے قرضوں میں مطابقت سے جاری سرمائے کی ضروریات میں سست روی آئی: جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران شعبہ توانائی نے 7.8 ارب روپے کا قرضہ واپس کیا جبکہ گذشتہ سال 25.6 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ قرضے کی زیادہ تر واپسی فروری 2012ء میں ہوئی۔ اس کا سبب آئی پی پیز کی قابل وصولی رقوم کی پہلے بیان کردہ یک بارگی مطابقت ہے (شکل 3.11)۔



تجارتی مالکاری قرضوں کی وسیع البنیاد واپسی جولائی تا مارچ م س 12ء کے دوران تجارتی مالکاری قرضوں خصوصاً برآمدی مالکاری کی طلب کم رہی۔ برآمدات میں سست روی کے علاوہ اہم بیرونی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر گھٹنے کے باعث بیرونی کرنسی میں قرضوں کی رقم بڑھ گئی، چنانچہ اس مدت کے دوران 33.6 ارب روپے کے درآمدی قرضے واپس کیے گئے (شکل 3.12)۔

شکل 3.13: معینہ سرمایہ کاری قرضے حاصل کرنے والی صنعتوں کے تعزذ کی تقسیم

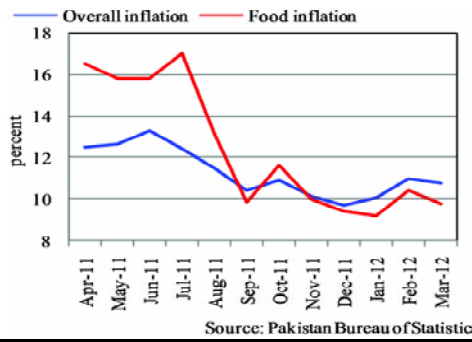


معینہ سرمایہ کاری قرضے پست

ترین سطح تک پہنچ گئے

نئی کاروباری قرضوں میں جولائی تا مارچ 2012ء کے دوران مجموعی طور پر کمی کے باوجود معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں کچھ بحالی دیکھی گئی۔ قرضوں کی تفصیلات سے ظاہر ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ وسیع البہد ہے، نہ صرف قرضہ واپس کرنے والے شعبوں کی تعداد کم ہوئی ہے بلکہ مزید شعبہ اب طویل مدتی قرضے لے رہے ہیں (شکل 3.13)۔⁶³

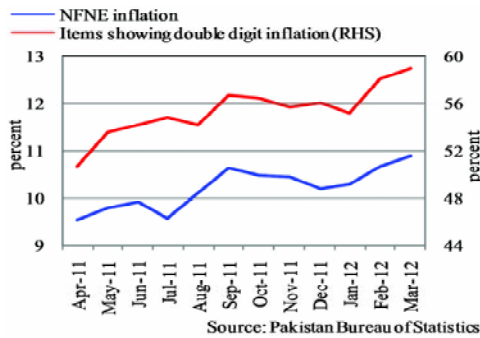
شکل 3.14: گرامی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں رجحانات



3.3 گرامی

عمومی گرامی دسمبر 2011ء میں قلیل عرصے کے لیے دو ہندسی سطح سے گر گئی تاہم مجموعی طور پر 2012ء کی تیسری سہ ماہی میں 10 فیصد پر برقرار رہی (شکل 3.14)۔ گرامی کی سطح میں مذکورہ بحالی متوقع بھی تھی کیونکہ گرامی کے استقلال کی مبادیات نہیں بدلی ہیں۔ تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے اور گیس کے نرخوں پر نظر ثانی کے علاوہ جس چیز سے توانائی کی لاگت بڑھی وہ سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک سے حکومت کی قرض گیری میں اضافہ اور موسم سرما میں گیس کی قلت سے مجموعی رسد پر پڑنے والا اثر تھا۔

شکل 3.15: قومی گرامی اور نفوذ



اپنی گذشتہ رپورٹوں میں ہم نے واضح کیا تھا کہ غیر غذائی اور غیر توانائی گرامی سے ناپی جانے والی قومی گرامی کارخانہ تشویش کا باعث رہا ہے۔ دوسرے، نئے اشاریے کی تشکیل کے بعد مختلف اجناسی گروپوں میں گرامی کا نفوذ بلند ترین سطح پر پہنچ چکا ہے (شکل 3.15)۔ ہمارے خیال میں اس سے پتہ چلتا ہے کہ گرامی کی توقعات معیشت میں کسی حد تک راسخ ہو چکی ہیں۔

63 روڈ ٹرانسپورٹ، لوہا اور فولاد کی صنعت، برقی آلات اور خوردنی تیل وغیرہ ایسے شعبے ہیں جنہوں نے معینہ سرمایہ کاری قرضے کی نئی طلب ظاہر کی۔

قوزی گرائی کارہجان پاکستان میں رواں سال ایک اور سیلاب آنے کے اندیشوں کی بنا پر بھی پریشان کن ہے۔ اگر غیر غذائی غیر توانائی گرائی موجودہ سطح پر برقرار رہے اور رسد میں ایک اور تعطل کی بنا پر غذائی گرائی بڑھ جائے تو بحیثیت مجموعی گرائی پہلے سے زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ گذشتہ دو سیلابوں کے دوران غیر غذائی غیر توانائی گرائی اپنی موجودہ سطح سے کم رہی تھی۔⁶⁴ دوسرے، ایسے رسدی دھچکے سے گرائی کے حوالے سے گھرانوں کی توقعات مزید پختہ ہوں گی جس سے بحیثیت مجموعی گرائی کو تقویت ملے گی۔

آخر مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں اضافے (یعنی کرنسی نوٹوں کی چھپائی) سے گرائی کی توقعات مزید بڑھیں گی۔ تیل کی عالمی قیمتیں اور روپے کی شرح مبادلہ وہ عوامل ہیں جو مستقبل میں گرائی کے رجحان کا پتہ دیں گے۔

64 اگست 2010ء میں غیر غذائی غیر توانائی گرائی 8.39 فیصد اور جولائی 2011ء میں 9.57 فیصد تھی۔